قرآن حوار و مکالمہ

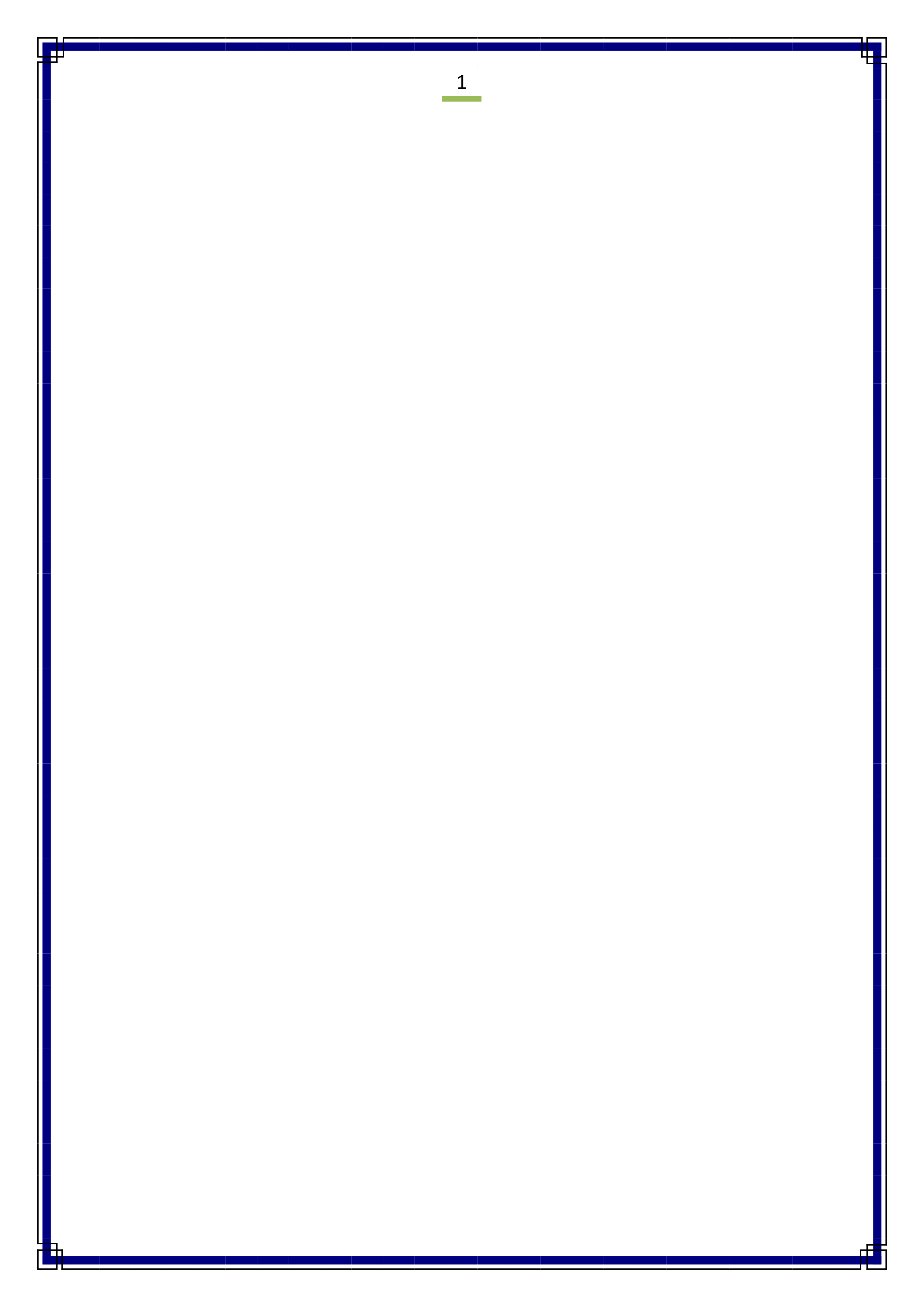
(بچوں کے لیے قرآنی تعلیمات)

ترتیب و تزئین

ایس ایم نعمان عزیز خان

تالیف

ڈاکٹر نوشابہ کھوکھر



بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سوال: جنوں کے دو گروہ آپس میں قرآن مجید کے تعارف میں کیا گفتگو کر رہے تھے؟

جواب: جنوں کے دو گروہ تھے۔ایک گروہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں قرآن مجید سنا۔جب یہ گروہ واپس اپنے علاقے میں گیا تو اپنے لوگوں سے کہا:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا[1]

"ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: قرآن سن کر ایمان لانے والے جنوں کے گروہ نے اپنے قبیلے کے جنوں کو اللہ تعالیٰ کا کن الفاظ میں تعارف کرایا؟

جواب: مومن گروہ جن:

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا[2]

"اور یہ کہ: ہمارے پروردگار کی بہت اونچی شان ہے، اس کی نہ کوئی بیوی ہے، اور نہ کوئی بیٹا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ایمان لانے والے گروہ جن نے دیگر جنات کو اپنے ماضی میں اختیار کردہ شرک کی کیا توجیہہ اور تجزیہ پیش کیا؟

---

[1] (الجن:1)

[2] (الجن:3)

جواب: مومنین گروہ جن نے کہا:

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنۡ لَّنۡ تَقُوۡلَ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا[3]

"اور یہ کہ ہم نے یہ سمجھا تھا کہ انسان اور جنات (سارے لوگ) اللہ کے بارے میں جھوٹی بات (عقیدہ) نہیں کہیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: مومنین جنات نے دیگر جنات سے گفتگو میں انسانوں کے کس غلط عمل کی نشاندہی کی؟

جواب: وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الۡاِنۡسِ يَعُوۡذُوۡنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الۡجِنِّ فَزَادُوۡهُمۡ رَهَقًا[4]

"اور یہ کہ: انسانوں میں سے کچھ لوگ جنات کے کچھ لوگوں کی پناہ لیا کرتے تھے، اس طرح ان لوگوں نے جنات کو اور سر چڑھا (متکبر بنا) دیا تھا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: مومن جنات نے عقیدہ آخرت پر اپنی قوم کو غلطی پر متنبہ کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: وَّاَنَّهُمۡ ظَنُّوۡا كَمَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ لَّنۡ يَّبۡعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا[5]

---

[3] (الجن:5)

[4] (الجن:6)

[5] (الجن:7)

"اور یہ کہ: جیسا گمان تم لوگوں (جنات) کا تھا، انسانوں نے بھی یہی گمان کیا تھا کہ اللہ کسی کو بھی مرنے کے بعد دوسری زندگی نہیں دے گا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جنوں نے جنات کے طبعی کردار و خصوصیات اور ہدایت کی ضرورت میں کیا کہا؟

جواب: جنات نے کہا:

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا طَرَاۗىِٕقَ قِدَدًا[6]

"اور یہ کہ : ہم میں کچھ نیک ہیں، اور کچھ ایسے نہیں ہیں اور ہم مختلف طریقوں (عقیدوں) پر چلے آرہے ہیں۔(چنانچہ ہمیں اللہ تعالی کی طرف سے ہدایت کی ضرورت ہے)"

☆☆☆☆☆

سوال: عقیدہ توحید کی درست تفہیم کے لیے مومن جنات نے دوسرے جنوں کو کس بات سے آگاہ کیا؟

جواب: (تمام مخلوق عاجز ہے، اللہ تعالی عاجز نہیں)

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا[7]

"اور یہ کہ: ہم یہ سمجھ چکے ہیں کہ نہ ہم زمین میں اللہ کو عاجز کرسکتے ہیں اور نہ (کہیں اور) بھاگ کر اسے بے بس کرسکتے ہیں۔"

---

[6] (الجن:11)

[7] (الجن:12)

☆☆☆☆☆

سوال: جنات نے قرآن مجید کی تلاوت سنا کر ایمان لایا تو اپنے بھائیوں کو رب کا تعارف کن الفاظ میں کرایا؟

جواب: (رب کسی کو گھاٹا نہیں دیتا، زیادتی نہیں کرتا)

جنات نے کہا:

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰٓى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا[8]

"اور یہ کہ: جب ہم نے ہدایت کی بات سن لی تو ہم اس پر ایمان لے آئے۔ چنانچہ جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لے آئے تو اس کو نہ کسی گھاٹے کا اندیشہ ہو گا، اور نہ کسی زیادتی کا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جنات نے ایمان کے حوالے سے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنے قبیلے سے کیا کہا؟

جواب: (اسلام باعث نجات دنیا و آخرت ہے)

جنات نے کہا:

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا[9]

"اور یہ کہ: ہم میں سے کچھ تو مسلمان ہو گئے ہیں، اور ہم میں سے (اب بھی) کچھ ظالم ہیں۔ چنانچہ جو اسلام لا چکے ہیں، انہوں نے ہدایت کا راستہ ڈھونڈ لیا ہے۔"

---

[8] (الجن:13)

[9] (الجن:14)

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا[10]

"اور رہے وہ لوگ جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: "حُسنِ اِستماع" کسے کہتے ہیں؟

جواب: باہم بات چیت اور مکالمہ کے آداب میں سے ایک ادب "حُسن استماع" ہے۔اس کی ضرورت اور ترغیب ہمیں اس فرمان الٰہی سے ملتی ہے :

﴿الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ أُوْلَئِكَ الَّذِينَ هَدَاهُمُ اللَّهُ وَأُوْلَئِكَ هُمْ أُوْلُوا الأَلْبَابِ﴾[11]

"جو توجہ سے بات کو سنتے ہیں پھر اچھی بات کی پیروی کرتے ہیں، یہی ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی ہے، اور یہی عقل والے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: "حِوار" کسے کہتے ہیں؟ کیا یہ لفظ قرآن میں ہے؟

جواب: باہمی گفتگو، مباحثہ۔ مکالمہ۔ کسی موضوع سے متعلق سوال وجواب کرنا۔ وہ گفتگو جو دوران مکالمہ دو یا دو سے زیادہ افراد کے درمیان چلتی ہے۔

---

[10] (الجن:15)

[11] (الزمر:18)

قرآن مجید میں ہے:

وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا[12]

"اور اس شخص کو خوب دولت حاصل ہوئی تو وہ اپنے ساتھی سے باتیں کرتے ہوئے کہنے لگا کہ: میرا مال بھی تم سے زیادہ ہے، اور میرا جتھ بھی تم سے زیادہ مضبوط ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: "حِوَارُ" کا مطلب کیا ہے؟ اس پر کوئی قرآنی آیت بتایئے۔

جواب: گفتگو، بات چیت، ردو قدح، بحث و مباحثہ، مکالمہ، انٹرویو۔

قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا[13]

"اس کے ساتھی نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا: کیا تم اس ذات کے ساتھ کفر کا معاملہ کر رہے رہو جس نے تمہیں مٹی سے، اور پھر نطفے سے پیدا کیا، پھر تمہیں ایک بھلا چنگا انسان بنا دیا؟"

☆☆☆☆☆

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو رازق حقیقی اللہ کے حوالے سے عظیم دلیل کن الفاظ میں دی؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کو فرمایا:

---

12 (الکھف:34)

13 (الکھف:37)

وَاِنَّآ اَوْ اِيَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ [14]

"اور ہم ہوں یا تم، یا تو ہدایت پر ہیں یا کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اہل مدین کے ساتھ مکالمے میں حضرت شعیب نے کیا رہنمائی کی؟

جواب: (دعوت توحید، ناپ تول میں کمی کی ممانعت)

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ [15]

"اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔ اور ناپ تول میں کمی مت کیا کرو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ خوشحال ہو۔ اور مجھے تم پر ایک ایسے دن کے عذاب کا خوف ہے جو تمہیں چاروں طرف سے گھیر لے گا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: مدین کے خوشحال لوگوں کو حضرت شعیب علیہ السلام نے اقتصادی امور میں ایمانداری و شفافیت کی ترغیب دلاتے ہوئے کیا کہا؟

---

[14] (سبا:24)

[15] (هود:84)

جواب: وَيٰقَوۡمِ اَوۡفُوا الۡمِكۡيَالَ وَالۡمِيۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِى الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِيۡنَ[16]

"اور اے میری قوم کے لوگو! ناپ تول پورا پورا کیا کرو، اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دیا کرو۔ اور زمین میں فساد پھیلاتے مت پھرو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ کے نبی سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے ایک بندے سے تعلیم وتربیت کے لیے ان کا ساتھ مانگا تو کیا کہا؟

جواب: سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا:

هَلۡ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنۡ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمۡتَ رُشۡدًا[17]

"کیا میں آپ کے ساتھ اس غرض سے رہ سکتا ہوں کہ آپ کو بھلائی کا جو علم عطا ہوا ہے، اس کا کچھ حصہ مجھے بھی سکھا دیں؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی درخواست پر اللہ کے بندے نے جواب میں کیا کہا؟

جواب:

---

[16] (هود:85)

[17] (الكهف:66)

قَالَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا[18]

"انہوں نے کہا: مجھے یقین ہے کہ آپ میرے ساتھ رہنے پر صبر نہیں کر سکیں گے۔"

وَكَيۡفَ تَصۡبِرُ عَلٰى مَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ خُبۡرًا[19]

"اور جن باتوں کی آپ کو پوری پوری واقفیت نہیں ہے، ان پر آپ صبر کر بھی کیسے سکتے ہیں؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے مربی کو یقین دہانی کے لیے کیا کہا؟

جواب: قَالَ سَتَجِدُنِىۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَاۤ اَعۡصِىۡ لَكَ اَمۡرًا[20]

"موسیٰ نے کہا: ان شاء اللہ آپ مجھے صابر پائیں گے، اور میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے صبر کرنے اور حکم کی خلاف ورزی سے اجتناب کے وعدے پر، مربی استاد نے نصیحت میں کیا کہا؟

جواب: قَالَ فَاِنِ اتَّبَعۡتَنِىۡ فَلَا تَسۡـئَلۡنِىۡ عَنۡ شَىۡءٍ حَتّٰۤى اُحۡدِثَ لَكَ مِنۡهُ ذِكۡرًا[21]

---

18 (الکھف:67)

19 (الکھف:68)

20 (الکھف:69)

21 (الکھف:69)

"انہوں نے کہا: اچھا! اگر آپ میرے ساتھ چلتے ہیں تو جب تک میں خود ہی آپ سے کسی بات کا تذکرہ شروع نہ کروں، آپ مجھ سے کسی بھی چیز کے بارے میں نہ پوچھیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت موسی نے اپنے مربی استاد سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان سے کسی بات پر استفسار نہ کریں گے تاہم جب انہوں نے کشتی میں سوراخ کرتے دیکھا تو کیا پوچھا؟

جواب: قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا اِمْرًا[22]

"موسیٰ بولے: ارے کیا آپ نے اس میں چھید کر دیا تاکہ سارے کشتی والوں کو ڈبو ڈالیں؟ یہ تو آپ نے بڑا خوفناک کام کیا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی علیہ السلام نے معاھدے کے بر خلاف استفسار کیا، تو مربی استاد نے ان کی توجہ کس "وصف" کی جانب مبذول کرائی؟

جواب: صبر کی جانب۔

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا[23]

"انہوں نے کہا: کیا میں نے کہا نہیں تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے؟"

---

[22] (الکھف:71)

[23] (الکھف:72)

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی علیہ السلام نے مربی استاد کے فہمائش کرنے پر کیا ردعمل کیا؟

جواب: اپنی غلطی کا ادراک کیا، معذرت طلب کی،

نرمی کی درخواست کی۔

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا[24]

"موسیٰ نے کہا: مجھ سے جو بھول ہوگئی، اس پر میری گرفت نہ کیجیے، اور میرے کام کو زیادہ مشکل نہ بنایے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی علیہ السلام نے دوسری مرتبہ مربی استاد کے خود بتانے سے قبل سوال نہ کرنے کا وعدہ توڑا اور بے صبری میں کیا پوچھا؟

جواب:

قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةًۢ بِغَيْرِ نَفْسٍؕ لَقَدْ جِئْتَ شَيْـًٔا نُّكْرًا[25]

"موسیٰ بول اٹھے: ارے کیا آپ نے ایک پاکیزہ جان کو ہلاک کر دیا، جبکہ اس نے کسی کی جان نہیں لی تھی، جس کا بدلہ اس سے لیا جائے؟ یہ تو آپ نے بہت ہی برا کام کیا۔"

☆☆☆☆☆

---

[24] (الکھف:73)

[25] (الکھف:74)

سوال: لڑکا قتل کرنے پر استفسار کیا تو مربی استاد نے سیدنا موسی کو کیا الفاظ کہے؟

جواب:

قَالَ اَلَمۡ اَقُلۡ لَّكَ اِنَّكَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعَ مَعِىَ صَبۡرًا [26]

"انہوں نے کہا: کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہنے پر صبر نہیں کر سکیں گے؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی نے دوسری مرتبہ سوال کرنے کی غلطی کی تو اپنے مربی استاد سے کیا کہا؟

جواب: اپنی غلطی مان لی اور اپنے لیے ساتھ چھوڑنے کی سزا بھی خود ہی تجویز کی۔

قَالَ اِنۡ سَاَلۡتُكَ عَنۡ شَىۡءٍۢ بَعۡدَهَا فَلَا تُصٰحِبۡنِىۡ‌ ۚ قَدۡ بَلَغۡتَ مِنۡ لَّدُنِّىۡ عُذۡرًا [27]

"موسیٰ بولے: اگر اب میں آپ سے کوئی بات پوچھوں تو آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے۔ یقیناً آپ میری طرف سے عذر کی حد کو پہنچ گئے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: تیسری بار سیدنا موسی علیہ السلام نے ایفائے عہد بھول کر اپنے مربی استاد کے کچھ بھی بتانے سے قبل کیا بولا؟

---

[26] (الکھف:75)

[27] (الکھف:76)

جواب: فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَآ اَهْلَ قَرْيَةِ ِۨاسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ۭ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اجرا[28]

"چنانچہ وہ دونوں (سیدنا موسی اور ان کے مربی استاد) پھر روانہ ہوگئے، یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس پہنچے تو اس کے باشندوں سے کھانا مانگا تو ان لوگوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر انہیں وہاں ایک دیوار ملی جو گرا ہی چاہتی تھی، ان صاحب نے اسے کھڑا کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: اگر آپ چاہتے تو اس کام پر کچھ اجرت لے لیتے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی علیہ السلام کو ان کے مربی استاد نے تیسری مرتبہ استفسار پر کیا مژدہ سنایا؟

جواب: جدائی۔ تکوینی امور اور ان کا مقصد

قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا[29]

"انہوں نے کہا: لیجیے میرے اور آپ کے درمیان جدائی کا وقت آگیا۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا مقصد بتائے دیتا ہوں جن پر آپ سے صبر نہیں ہو سکا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی علیہ السلام کے مربی استاد نے کشتی میں سوراخ کرنے کا سبب بتاتے ہوئے کیا کہا؟

---

[28] (الکھف:77)

[29] (الکھف:78)

جواب: (کشتی میں عیب ڈالنا زحمت کے پردے میں رحمت تھی)

اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا[30]

"جہاں تک کشتی کا تعلق ہے وہ کچھ غریب آدمیوں کی تھی جو دریا میں مزدوری کرتے تھے، میں نے چاہا کہ اس میں کوئی عیب پیدا کر دوں، (کیونکہ) ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (اچھی) کشتی کو زبردستی چھین کر رکھ لیا کرتا تھا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا موسی کو ان کے مربی استاد نے لڑکے قتل کی کیا حکمت بیان کی؟

جواب: وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَآ اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا[31]

"اور لڑکے (کے قتل) کا معاملہ یہ تھا کہ اس کے ماں باپ مومن تھے، اور ہمیں اس بات کا اندیشہ تھا کہ یہ لڑکا ان دونوں کو سرکشی اور کفر میں نہ پھنسا دے۔"

فَاَرَدْنَآ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا[32]

"چنانچہ ہم نے یہ چاہا کہ ان کا پروردگار انہیں اس لڑکے کے بدلے ایسی اولاد دے جو پاکیزگی میں بھی اس سے بہتر ہو، اور حسن سلوک میں بھی اس سے بڑھی ہوئی ہو۔"

---

[30] (الکھف:79)

[31] (الکھف:80)

[32] (الکھف:81)

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کیا کہا؟

جواب:

وَإِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۣاِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ[33]

"اور وہ وقت یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ: میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا، یقین جانو شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو اللہ تعالی کی صفات سے روشناس کراتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ[34]

"(لقمان نے یہ بھی کہا) بیٹا! اگر کوئی چیز رائی کے دانے کے برابر بھی ہو، اور وہ کسی چٹان میں ہو، یا آسمانوں میں یا زمین میں، تب بھی اللہ اسے حاضر کر دے گا۔ یقین جانو اللہ بڑا باریک بین، بہت باخبر ہے۔"

☆☆☆☆☆

[33] (لقمان:13)

[34] (لقمان:16)

سوال: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو نماز کی ادائیگی کے ساتھ دیگر کیا نصیحتیں کیں؟

جواب:

يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ [35]

"بیٹا! نماز قائم کرو، اور لوگوں کو نیکی کی تلقین کرو، اور برائی سے روکو، اور تمہیں جو تکلیف پیش آئے، اس پر صبر کرو۔ بیشک یہ بڑی ہمت کا کام ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کی تربیت کرتے ہوئے اسے کن باتوں سے رکنے کی تلقین کی؟

جواب: اترانے اور شیخی بازی سے

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ [36]

"اور لوگوں کے سامنے (غرور سے) اپنے گال مت پھلاؤ، اور زمین پر اتراتے ہوئے مت چلو۔ یقین جانو اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔"

☆☆☆☆☆

---

[35] (لقمان:17)

[36] (لقمان:18)

سوال: حضرت لقمان نے اپنے بیٹے کو آخر میں کن دو چیزوں میں احتیاط کرنے کو کہا؟

جواب: چال اور زبان کے استعمال میں۔

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۭ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ [37]

"اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز آہستہ رکھو بیشک سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جب اللہ تعالی کے فرشتے سیدنا ھود علیہ السلام کے پاس خوبصورت جوانوں کی شکل میں آئے تو انہوں نے اپنی قوم کی بد فطرتی سے گھبرا کر کیا خود کلامی کی؟

جواب: قَالَ هٰذَا يَوْمٌ عَصِيْبٌ [38]

"وہ کہنے لگے کہ: آج کا یہ دن بہت کٹھن ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کے بد قماش لوگوں کو جب اپنے مہمان نوجوانوں کے پیچھے اپنی جانب دوڑتے ہوئے آتے دیکھا تو انہیں سرزنش کرتے ہوئے کیا کہا؟

---

[37] (لقمان:19)

[38] (هود:77)

جواب: قَالَ يٰقَوۡمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنٰتِیۡ هُنَّ اَطۡهَرُ لَكُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخۡزُوۡنِ فِیۡ ضَیۡفِیۡ ؕ اَلَیۡسَ مِنۡكُمۡ رَجُلٌ رَّشِیۡدٌ [39]

"لوط نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، یہ تمہارے لیے کہیں زیادہ پاکیزہ ہیں اس لیے اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں کے معاملے میں مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک بھی بھلا آدمی نہیں ہے؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا لوط علیہ السلام کے روکنے پر ان کی قوم نے انہیں کیا کہا؟

جواب: انہیں فطرت کے بر خلاف عورتوں کی بجائے مردوں میں دلچسپی تھی۔

قَالُوۡا لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا لَنَا فِیۡ بَنٰتِكَ مِنۡ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعۡلَمُ مَا نُرِیۡدُ [40]

"کہنے لگے: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں سے ہمیں کچھ مطلب نہیں، اور تم خوب جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا لوط علیہ السلام کی قوم بد اخلاقی و بدکاری میں اس مقام پر پہنچ گئی تھی جہاں انہیں حیا اور فطرت سلیمہ سے کوئی آشنائی نہ رہی تھی انہوں نے سیدنا لوط علیہ السلام کو جواب میں کیا کہا؟

جواب: (ان مردوں کو مردوں میں ہی دلچسپی تھی)

---

39 (ھود:78)

40 (ھود:79)

قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ [41]

"کہنے لگے: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری بیٹیوں (عورتوں) سے ہمیں کچھ مطلب نہیں، اور تم خوب جانتے ہو کہ ہم کیا چاہتے ہیں؟"

☆☆☆☆☆

سوال: قوم کی ڈھٹائی پر مبنی گفتگو سن کر سیدنا لوط علیہ السلام نے کیا تمنا کی؟

جواب: قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ [42]

"لوط نے کہا: کاش کہ میرے پاس تمہارے مقابلے میں کوئی طاقت ہوتی، یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: جب سیدنا لوط علیہ السلام اپنی بدکار قوم کے خلاف کسی مضبوط سہارے کی خواہش کر رہے تھے تو مہمانوں نے اپنا کیا کہا؟

جواب: قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ

43

---

41 (هود:79)

42 (هود:80)

43 (هود:81)

"(اب) فرشتوں نے (لوط سے) کہا: اے لوط! ہم تمہارے پروردگار کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں۔ یہ (کافر) لوگ ہرگز تم تک رسائی حاصل نہیں کر سکیں گے۔ لہٰذا تم رات کے کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے کر بستی سے روانہ ہو جاؤ، اور تم میں سے کوئی پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھے۔ہاں مگر تمہاری بیوی (تمہارے ساتھ نہیں جائے گی) اس پر بھی وہی مصیبت آنے والی ہے جو اور لوگوں پر آ رہی ہے۔ یقین رکھو کہ ان (پر عذاب نازل کرنے) کے لیے صبح کا وقت مقرر ہے۔ کیا صبح بالکل نزدیک نہیں آگئی۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر سے بتوں کی پوجا کے بارے میں کیا کلام کیا؟

جواب: (بت معبود نہیں ہیں۔ ان کی عبادت غلط ہے)

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً ۖ إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ[44]

"اور (اس وقت کا ذکر سنو) جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا کہ: کیا آپ بتوں کو خدا بنائے بیٹھے ہیں؟ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اور آپ کی قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے رات میں چمکتا ستارہ دیکھ کر کیا خود کلامی کی؟

جواب: (کیا اندھیرے میں دکھائی دینے والی روشنی رب ہے)!

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَأَىٰ كَوْكَبًا ۖ قَالَ هَٰذَا رَبِّي ۖ فَلَمَّا أَفَلَ قَالَ لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ[45]

---

[44] (الانعام:74)

[45] (الانعام:76)

چنانچہ جب ان پر رات چھائی تو انہوں نے ایک ستارا دیکھا۔ کہنے لگے: یہ میرا رب ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو انہوں نے کہا: میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

☆☆☆☆☆

سوال: چاند کو چاندنی بکھیرتے دیکھ کر سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے خود کلامی میں کیا کہا؟

جواب: (اندھیری رات کو پر نور کرنے والا "چاند" رب ہے؟)

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ [46]

"پھر جب انہوں نے چاند کو چمکتے دیکھا تو کہا کہ: یہ میرا رب ہے۔ لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہنے لگے: اگر میرا رب مجھے ہدایت نہ دیتا تو میں یقیناً گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: بڑے سے چمکتے سورج کو دیکھ کر سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے کیا خود کلامی کی؟

جواب: (اندھیرے دور کرنے کی بے پناہ صلاحیت اور بڑا سا سورج رب ہو سکتا ہے؟)

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ [47]

---

[46] (الانعام:77)

[47] (الانعام:78)

"پھر جب انہوں نے سورج کو چمکتے دیکھا تو کہا: یہ میرا رب ہے۔ یہ زیادہ بڑا ہے۔ پھر جب وہ غروب ہوا تو انہوں نے کہا: اے میری قوم ! جن جن چیزوں کو تم اللہ کی خدائی میں شریک قرار دیتے ہو، میں ان سب سے بیزار ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ستارے، چاند اور سورج کی چمک سے متاثر ہونے کے بعد ان تینوں کے ڈوبنے نے سیدنا ابراھیم کو رب کا تعارف ایک ایسی ہستی کے طور پر کرایا جو ہر عیب سے منزہ ہے اور تمام صفات کا اکلوتا مالک ہے۔ یہ سمجھ کر آپ نے خود کلامی میں کیا کہا؟

جواب: اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ[48]

"میں نے تو پوری طرح یکسو ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا ابراھیم علیہ السلام کی قوم ان سے جھگڑنے لگی تو انہوں نے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: وَحَآجَّهٗ قَوۡمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوۡٓنِّیۡ فِی اللّٰهِ وَقَدۡ هَدٰىنِ ؕ وَلَاۤ اَخَافُ مَا تُشۡرِكُوۡنَ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ یَّشَآءَ رَبِّیۡ شَیۡــًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیۡ كُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ[49]

[48] (الانعام:79)

[49] (الانعام:80)

"اور (پھر یہ ہوا کہ) ان کی قوم نے ان سے حجت شروع کر دی۔ ابراہیم نے (ان سے) کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں حجت کرتے ہو؟ جبکہ اس نے مجھے ہدایت دے دی ہے اور جن چیزوں کو تم اللہ کے ساتھ شریک مانتے ہو، میں ان سے نہیں ڈرتا (کہ وہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دیں گی) الا یہ کہ میرا پروردگار (مجھے) کچھ (نقصان پہنچانا) چاہے (تو وہ ہر حال میں پہنچے گا) میرے پروردگار کا علم ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔ کیا تم پھر بھی کوئی نصیحت نہیں مانتے؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے شرک کی مذمت کرتے ہوئے اپنی قوم سے کیا کہا؟

جواب: وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ۭ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ [50]

"اور جن چیزوں کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے، میں ان سے کیسے ڈر سکتا ہوں جبکہ تم ان چیزوں کو اللہ کا شریک ماننے سے نہیں ڈرتے جن کے بارے میں اس نے تم پر کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے؟ اب اگر تمہارے پاس کوئی علم ہے تو بتاؤ کہ ہم دو فریقوں میں سے کون بے خوف رہنے کا زیادہ مستحق ہے؟"



[50] (الانعام:81)

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر کو دیکھ کر ایک چیونٹی نے اپنی ساتھی چیونٹیوں کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ [51]

"یہاں تک کہ ایک دن جب یہ سب چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے تو ایک چیونٹی نے کہا: چیونٹیو! اپنے اپنے گھروں میں گھس جاؤ، کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں پیس ڈالے، اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: پرندوں کی تعداد کا جائزہ لے کر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کے لیے کیا کہا؟

جواب: وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ [52]

"اور انہوں نے (ایک مرتبہ) پرندوں کی حاضری لی تو کہا: کیا بات ہے، مجھے ہدہد نظر نہیں آ رہا، کیا وہ کہیں غائب ہو گیا ہے؟"

لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ [53]

"میں اسے سخت سزا دوں گا، یا اسے ذبح کر ڈالوں گا، الا یہ کہ وہ میرے سامنے کوئی واضح وجہ پیش کرے۔"

☆☆☆☆☆

---

51 (النمل:18)

52 (النمل:20)

53 (النمل:21)

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام کے پاس واپس آتے ہی ہدہد نے اپنے غیاب کی وجہ بتاتے ہوئے کیا کہا؟

جواب:

فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقَالَ اَحَطْتُّ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ [54]

"پھر ہدہد نے زیادہ دیر نہیں لگائی اور (آکر) کہا کہ: میں نے ایسی معلومات حاصل کی ہیں جن کا آپ کو علم نہیں ہے، اور میں ملک سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لے کر آیا ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ہدہد نے ملک سبا کے بارے میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کو کیا خبر دی؟

جواب: اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ [55]

"میں نے وہاں ایک عورت کو پایا جو ان لوگوں پر بادشاہت کر رہی ہے، اور اس کو ہر طرح کا ساز وسامان دیا گیا ہے، اور اس کا ایک شاندار تخت بھی ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ہدہد پرندے نے ملکہ سبا کے دین کے بارے میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کو کیا بتایا؟

---

54 (النمل:22)

55 (النمل:22)

جواب: وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ[56]

"میں نے اس عورت اور اس کی قوم کو پایا ہے کہ وہ اللہ کو چھوڑ کر سورج کے آگے سجدے کرتے ہیں، اور شیطان نے ان کو یہ سمجھا دیا ہے کہ ان کے اعمال بہت اچھے ہیں، چنانچہ اس نے انہیں صحیح راستے سے روک رکھا ہے اور اس طرح وہ ہدایت سے اتنے دور ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ہدہد پرندے نے ملکہ سبا اور اس کی قوم کی بت پرستی کی مذمت کرتے ہوئے مزید کیا کہا؟

جواب: اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ[57]

"کہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے، جو آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کو باہر نکال لاتا ہے، اور تم جو کچھ چھپاؤ اور جو کچھ ظاہر کرو، سب کو جانتا ہے۔"

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ[58]

"اللہ تو وہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (اور) جو عرش عظیم کا مالک ہے۔"

---

[56] (النمل:24)

[57] (النمل:25)

[58] (النمل:26)

☆☆☆☆☆

سوال: ملک سبا، ملکہ اور قوم سبا کی بت پرستی کی خبر ہدہد سے سن کر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے کیا کہا؟

جواب: (سچ اور جھوٹ کی تحقیق ہو گی۔)

قَالَ سَنَنۡظُرُ اَصَدَقۡتَ اَمۡ كُنۡتَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ [59]

"سلیمان نے کہا: ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تم نے سچ کہا ہے یا جھوٹ بولنے والوں میں تم بھی شامل ہو گئے ہو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ملک سبا کی خبر کی تحقیق کے لیے سیدنا سلیمان نے ہدہد کو خط دیتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: (ہدہد کو مشاہدے کی تاکید)

اِذۡهَبْ بِّكِتٰبِىۡ هٰذَا فَاَلۡقِهۡ اِلَيۡهِمۡ ثُمَّ تَوَلَّ عَنۡهُمۡ فَانْظُرۡ مَاذَا يَرۡجِعُوۡنَ [60]

"میرا یہ خط لے کر جاؤ اور ان کے پاس ڈال دینا، پھر الگ ہٹ جانا، اور دیکھنا کہ وہ جواب میں کیا کرتے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ملکہ سبا کو سیدنا سلیمان علیہ السلام کا خط ملا تو اس نے اپنی قوم کے سرداروں سے کیا کہا؟

---

[59] (النمل:27)

[60] (النمل:28)

جواب: قَالَتۡ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا اِنِّىۡۤ اُلۡقِىَ اِلَىَّ كِتٰبٌ كَرِيۡمٌ [61]

"ملکہ نے کہا: قوم کے سردارو! میرے سامنے ایک باوقار خط ڈالا گیا ہے۔"

اِنَّهٗ مِنۡ سُلَيۡمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ [62]

"وہ سلیمان کی طرف سے آیا ہے اور وہ اللہ کے نام سے شروع کیا گیا ہے جو رحمن و رحیم ہے۔"

اَلَّا تَعۡلُوۡا عَلَىَّ وَاۡتُوۡنِىۡ مُسۡلِمِيۡنَ [63]

"(اس میں لکھا ہے) کہ: میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو، اور میرے پاس تابع دار بن کر چلے آؤ۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام کے مکتوب پر ملکہ نے مشورہ طلب کیا تو قوم کے سرداروں نے کیا جواب دیا؟

جواب: (اپنی جنگی طاقت اور عزم کا اظہار کیا)

قَالُوۡا نَحۡنُ اُولُوۡا قُوَّةٍ وَّاُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ وَّالۡاَمۡرُ اِلَيۡكِ فَانۡظُرِىۡ مَاذَا تَاۡمُرِيۡنَ [64]

"انہوں نے کہا: ہم طاقتور اور ڈٹ کر لڑنے والے لوگ ہیں، آگے معاملہ آپ کے سپرد ہے، اب آپ دیکھ لیں کہ کیا حکم دیتی ہیں۔"

---

61 (النمل:29)
62 (النمل:30)
63 (النمل:31)
64 (النمل:33)

☆☆☆☆☆

سوال: ملکہ سبا نے اپنے سرداروں سے مشورہ مانگتے ہوئے کیا کہا؟

جواب: (ماتحتوں سے بھی مشورہ کرنا)

قَالَتْ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ فِيْٓ اَمْرِيْ ۚ مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ [65]

"ملکہ نے کہا: قوم کے سردارو! جو مسئلہ میرے سامنے آیا ہے اس میں مجھے فیصلہ کن مشورہ دو۔ میں کسی مسئلے کا حتمی فیصلہ اس وقت تک نہیں کرتی جب تک تم میرے پاس موجود نہ ہو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اپنی قوم کے سرداروں کے جنگی عزائم دیکھتے ہوئے ملکہ سبا نے انہیں کیا نصیحت کی؟

جواب: قَالَتْ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ [66]

"ملکہ بولی: حقیقت یہ ہے کہ بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں گھس آتے ہیں تو اسے خراب کر ڈالتے ہیں، اور اس کے باعزت باشندوں کو ذلیل کرکے چھوڑتے ہیں، اور یہی کچھ یہ لوگ بھی کریں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ملکہ سبا نے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے کس منصوبے کا اعلان کیا؟

---

65 (النمل:32)

66 (النمل:34)

جواب: (سیدنا سلیمان علیہ السلام کو تحفہ بھیج کر رد عمل جانچنا)

وَاِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ [67]

"اور میں ان کے پاس ایک تحفہ بھیجتی ہوں، پھر دیکھوں گی کہ ایلچی کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں؟"

☆☆☆☆☆

سوال: ملک سبا سے آیا تحفہ دیکھ کر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے کیا کہا؟

جواب: (اللہ ہی رازق حقیقی ہے۔ مکتوب تبلیغ کو نظر انداز کرکے ھدیہ بھیجنے کی بے جا فرحت)

فَلَمَّا جَآءَ سُلَیْمٰنَ قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ فَمَآ اٰتٰىنِ َ اللّٰهُ خَیْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِیَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ [68]

"چنانچہ جب ایلچی سلیمان کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا: کیا تم مال سے میری امداد کرنا چاہتے ہو؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ نے جو کچھ مجھے دیا ہے وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو تمہیں دیا ہے، البتہ تم ہی لوگ اپنے تحفے پر خوش ہوتے ہو۔"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام نے ملک سبا سے تبلیغی مکتوب کو نظر انداز کرکے تحفہ لے کر آنے والے ایلچی کو کیا کہا؟

---

67 (النمل:35)

68 (النمل:36)

جواب: (جنگی پیش قدمی کا عندیہ دیا)

اِرۡجِعۡ اِلَيۡهِمۡ فَلَنَاۡتِيَنَّهُمۡ بِجُنُوۡدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمۡ بِهَا وَلَنُخۡرِجَنَّهُمۡ مِّنۡهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ [69]

"ان کے پاس واپس جاؤ، کیونکہ اب ہم ان کے پاس ایسے لشکر لے کر پہنچیں گے جن کے مقابلے کی ان میں تاب نہیں ہو گی، اور انہیں وہاں سے اس طرح نکالیں گے کہ وہ ذلیل ہوں گے، اور ماتحت بن کر رہیں گے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ایلچی کو واپس بھیج کر سیدنا سلیمان نے اپنے درباریوں سے کیا سوال کیا؟

جواب: (طاقت کے اظہار کے لیے سبا کا تخت لانے کی اہلیت)

قَالَ يٰۤاَيُّهَا الۡمَلَؤُا اَيُّكُمۡ يَاۡتِيۡنِىۡ بِعَرۡشِهَا قَبۡلَ اَنۡ يَّاۡتُوۡنِىۡ مُسۡلِمِيۡنَ [70]

"سلیمان نے کہا: اے اہل دربار! تم میں سے کون ہے جو اس عورت کا تخت ان کے تابع دار بن کر آنے سے پہلے ہی میرے پاس لے آئے؟"

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام کے تخت لانے کے استفسار پر کس نے رضامندی ظاہر کی؟

جواب: (ایک جن، جو کم سے کم وقت تخت لانے اور امانت داری کا دعویدار تھا)

---

69 (النمل:37)

70 (النمل:38)

قَالَ عِفۡرِيۡتٌ مِّنَ الۡجِنِّ اَنَا اٰتِيۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ تَقُوۡمَ مِنۡ مَّقَامِكَ‌ ۚ وَاِنِّىۡ عَلَيۡهِ لَقَوِىٌّ اَمِيۡنٌ [71]

"ایک قوی ہیکل جن نے کہا: آپ اپنی جگہ سے اٹھے بھی نہ ہوں گے کہ میں اس سے پہلے ہی اسے آپ کے پاس لے آؤں گا، اور یقین رکھیے کہ میں اس کام کی پوری طاقت رکھتا ہوں (اور) امانت دار بھی ہوں۔"

☆☆☆☆☆

سوال: تخت لانے کے استفسار پر ایک قوی و امین جن کے علاوہ کس نے لبیک کہی اور کام ہو جانے پر سیدنا سلیمان علیہ السلام نے کس بات کا اقرار کیا؟

جواب: (قوت والے جن کے مقابلے میں کتاب کا علم رکھنے والے نے پلک جھپکنے میں تخت لانے کی ذمہ داری لی اور مکمل کی)

قَالَ الَّذِىۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡـكِتٰبِ اَنَا اٰتِيۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ يَّرۡتَدَّ اِلَيۡكَ طَرۡفُكَ‌ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّىۡ ‌ۖ لِيَبۡلُوَنِىۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ‌ ؕ وَمَنۡ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّىۡ غَنِىٌّ كَرِيۡمٌ [72]

"جس کے پاس کتاب کا علم تھا، وہ بول اٹھا: میں آپ کی آنکھ جھپکنے سے پہلے ہی اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں۔ چنانچہ جب سلیمان نے وہ تخت اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا: یہ میرے پروردگار کا فضل ہے، تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو کوئی شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لیے شکر کرتا ہے، اور اگر کوئی ناشکری کرے تو میرا پروردگار بے نیاز ہے، کریم ہے۔"

---

[71] (النمل:39)

[72] (النمل:40)

☆☆☆☆☆

سوال: سیدنا سلیمان علیہ السلام نے سبا سے تخت آنے پر اپنے خدام کو کیا تدبیر کرنے کو کہا؟

جواب (ظاہر کی تبدیلی کے باوجود حقیقت پہچان سکنے کی نظر کا امتحان)

قَالَ نَكِّرُوا لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ أَتَهْتَدِي أَمْ تَكُونُ مِنَ الَّذِينَ لَا يَهْتَدُونَ [73]

"سلیمان نے (اپنے خدام سے) کہا کہ: اس ملکہ کے تخت کو اس کے لیے اجنبی بنادو۔ دیکھیں وہ اسے پہچانتی ہے، یا وہ ان لوگوں میں سے ہے جو حقیقت تک نہیں پہنچتے؟"

☆☆☆☆☆

سوال: ملکہ سبا سے تخت کے بارے میں کیا پوچھا گیا؟

جواب: (ملکہ کی نظر کی کوتاہی کا اقرار اور سرنگوں ہونے کا اظہار)

فَلَمَّا جَاءَتْ قِيلَ أَهَكَذَا عَرْشُكِ ۖ قَالَتْ كَأَنَّهُ هُوَ ۚ وَأُوتِينَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا وَكُنَّا مُسْلِمِينَ [74]

"غرض جب وہ آئی تو اس سے پوچھا گیا: کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ کہنے لگی: ایسا لگتا ہے کہ یہ تو بالکل وہی ہے۔ ہمیں تو اس سے پہلے ہی (آپ کی سچائی کا) علم عطا ہو گیا تھا، اور ہم سر جھکا چکے تھے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو تخلیق کرنے سے قبل فرشتوں سے کیا کیا کہا؟

---

[73] (النمل:41)

[74] (النمل:42)

جواب: (مٹی سے بشر کی تخلیق کا منصوبہ بتایا، اس میں روح پھونکے جانے کے بعد سجدہ کا حکم دیا)

إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَٰٓئِكَةِ إِنِّي خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّن طِينٍ [75]

"یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں گارے سے ایک انسان پیدا کرنے والا ہوں۔"

فَإِذَا سَوَّيْتُهُۥ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِى فَقَعُوا۟ لَهُۥ سَٰجِدِينَ [76]

"چنانچہ جب میں اسے پوری طرح بنادوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے آگے سجدے میں گر جانا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ کے حکم کی اطاعت نہ کرنے پر اللہ تعالی نے ابلیس سے کیا پوچھا؟

جواب: (اللہ کی نافرمانی کے باوجود ابلیس کو اپنا موقف بیان کرنے کا موقع دیا۔ توحید کی معرفت پر سوال کیا)

قَالَ يَٰٓإِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَن تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَىَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنتَ مِنَ ٱلْعَالِينَ [77]

"اللہ نے کہا: ابلیس! جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے پیدا کیا، اس کو سجدہ کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا ہے؟ کیا تو نے تکبر سے کام لیا ہے، یا تو کوئی بہت اونچی ہستیوں میں سے ہے؟"

☆☆☆☆☆

---

75 (ص:71)

76 (ص:72)

77 (ص:75)

سوال: ابلیس نے اللہ رب العزت کو سیدنا آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کی کیا توجیہہ پیش کی؟

جواب: (خالق اور اس کے حکم کو نہ دیکھا بلکہ مخلوق کے عناصر ترکیبی کے فرق کو دلیل بنا کر تکبر کیا)

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ [78]

"کہنے لگا: میں اس (آدم) سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو گارے سے پیدا کیا ہے۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ابلیس نے معافی مانگ کر غلطی سدھارنے کے بجائے تکبر بھرے دلائل دیئے تو اللہ تعالی نے اسے کیا وعید سنائی؟

جواب: قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ [79]

"اللہ نے فرمایا کہ اچھا تو نکل جا یہاں سے۔ کیونکہ تو مردود ہے۔"

وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ [80]

"اور یقین جان قیامت کے دن تک تجھ پر میری پھٹکار رہے گی۔"

☆☆☆☆☆

سوال: اللہ تعالی نے ابلیس کو نکل جانے کا کہا اور قیامت تک کے لیے لعنت کا مستحق قرار دیا تو اس نے اللہ تعالی سے کیا مانگا؟

---

[78] (ص:76)

[79] (ص:77)

[80] (ص:78)

جواب: (معافی کی بجائے یوم بعث تک کی مہلت گناہ مانگی)

قَالَ رَبِّ فَاَنۡظِرۡنِیۡۤ اِلٰی یَوۡمِ یُبۡعَثُوۡنَ [81]

"اس نے کہا: میرے پروردگار! پھر تو مجھے اس دن تک کے لیے (جینے کی) مہلت دیدے جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ابلیس کے مہلت طلب کرنے پر اللہ تعالی نے کیا فرمایا؟

جواب: (قیامت تک کی مہلت مل گئی)

قَالَ فَاِنَّکَ مِنَ الۡمُنۡظَرِیۡنَ [82]

"اللہ نے فرمایا: چل تجھے ان لوگوں میں شامل کر لیا گیا ہے جنہیں مہلت دی جائے گی۔"

اِلٰی یَوۡمِ الۡوَقۡتِ الۡمَعۡلُوۡمِ [83]

"ایک متعین وقت کے دن تک۔"

☆☆☆☆☆

سوال: ابلیس نے وقت معلوم تک مہلت ملنے پر اپنی سرکشی کا اعلان کس کی قسم اٹھا کر کیا؟

جواب: قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغۡوِیَنَّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ [84]

"کہنے لگا: بس تو میں تیری عزت کی قسم کھاتا ہوں کہ میں ان سب کو بہکاؤں گا۔"

اِلَّا عِبَادَکَ مِنۡہُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ [85]

"سوائے تیرے برگزیدہ بندوں کے۔"

---

[81] (ص:79)

[82] (ص:80)

[83] (ص:81)

[84] (ص:82)

[85] (ص:83)

☆☆☆☆☆

سوال: ابلیس نے قیامت تک کے لیے انسانوں کو گمراہ کرنے کی مہلت مانگی اس پر اللہ تعالی نے کیا وعید سنائی؟

جواب: قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ[86]

"اللہ نے فرمایا: تو پھر سچی بات یہ ہے اور میں سچی بات ہی کہا کرتا ہوں۔"

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ[87]

"کہ میں تجھ سے اور ان سب سے جو ان میں سے تیرے پیچھے چلیں گے، جہنم کو بھر کر رہوں گا۔"

☆☆☆☆☆

[86] (ص:84)

[87] (ص:85)